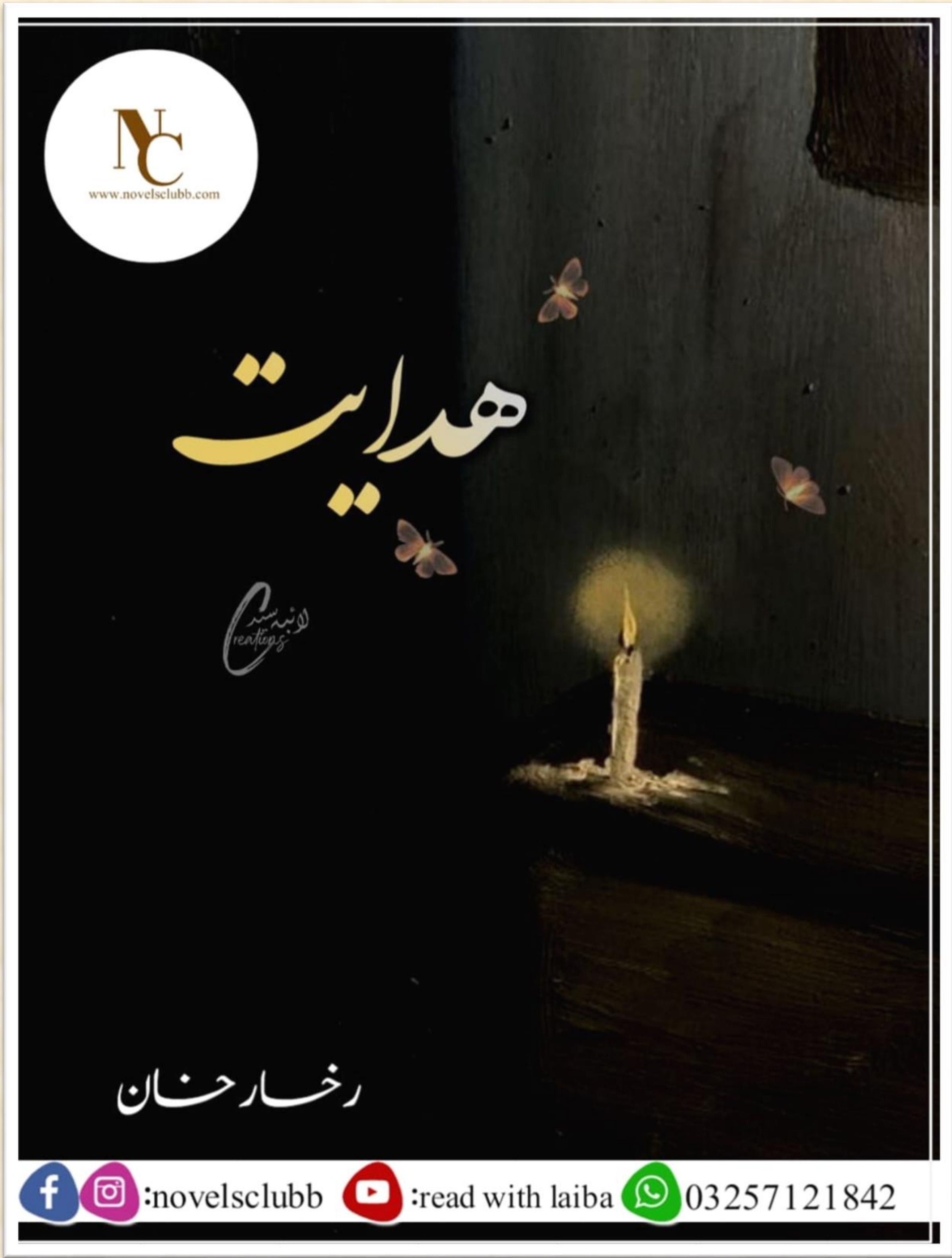
www.novelsclubb.com
ہدایت
رخسار خان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

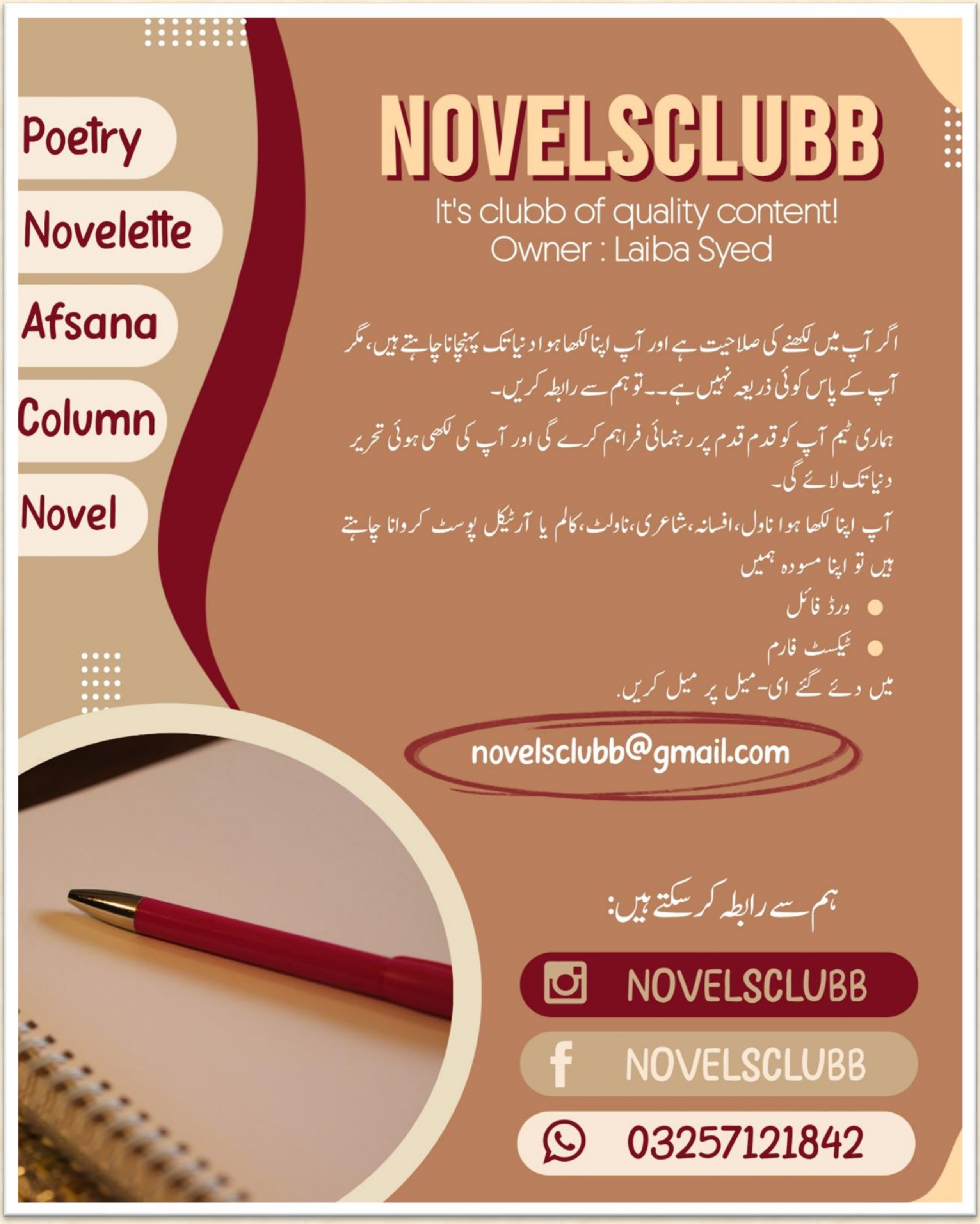
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ہدایت

از قلم

رخسار خان

Clubb of Quality Content!

ھدایت

از قلم: رخسار خان

انتاساب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٱلَّذِینَ یُؤۡمِنُونَ بِٱلۡغَیۡبِ وَیُقِیمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ یُنفِقُونَ

"جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی خوشنودی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔"

یہ کہانی ہے ایسے کرداروں کی جنہوں نے ہدایت کے بدلے سیاہی چُن لی، مگر اللہ کسی نہ کسی کو اُن کی زندگیوں میں مسیحا بنا کر بھیجتا ہے تاکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہیں سیدھے راستے یعنی صراطِ مستقیم پر لا سکے اور ان لوگوں کو ہدایت بھی دے سکے۔

اللہ اسی کو ہدایت دیتا ہے جسے وہ دینا چاہتا ہے، وگرنہ اُس پروردگار نے گمراہ لوگوں کو ایمان سے اندھا، گونگا اور بہرا کر دیا یعنی گمراہ کر دیا۔

وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں، مگر اصل میں اللہ اُن کے ساتھ مذاق کر رہا ہوتا ہے—— مگر وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ

یہ ناول اُن لوگوں کے لیے ہے جو ہدایت کے صحیح معنی سے واقف نہیں ہیں۔ ہم اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ "ہدایت" ایک آسان لفظ ہے اور اسے سمجھنا بھی آسان ہے، مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔

قرآنِ مجید کا ہر لفظ اپنے اندر ایک راز سموئے ہوئے ہے، ایسا راز جسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا فرمائی ہو۔

ہدایت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتے ہیں۔ جن لوگوں کو وہ ہدایت نہیں دینا چاہتے، اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اس لیے ہدایت صرف اُسی کے حکم اور مشیت سے نصیب ہوتی ہے۔

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ "ہدایت" کا اصل مفہوم کیا ہے، تو اس ناول کو ضرور پڑھیے۔ ان شاءاللہ، یہ ناول آپ کے بہت سے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرے گا اور آپ کو ہدایت کے مفہوم پر غور و فکر کی دعوت دے گا۔

Clubb of Quality Content

****

Tab 2

ہدایت

از کلم رخسار خان

باب: 1

اس کی آنکھیں الارم کی تیز آواز سے کھلیں۔اُس نے بستر سے اپنے پاؤں نکالے اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ پھر الارم بند کیا تو کمرے میں نیم تاریکی پھیل گئی۔ صرف ایک نائٹ بلب مدھم روشنی دے رہا تھا۔

کمرہ کشادہ تھا مگر اُس ہلکی روشنی میں زیادہ کچھ نمایاں نہیں ہو رہا تھا۔وہ بستر سے اُٹھ کر آہستہ قدموں سے کھڑکی کی جانب بڑھی۔اُس نے کھڑکی پر پڑے گہرے پردے ایک طرف ہٹائے اور کھڑکی کے پٹ کھول دیے۔

باہر سے آنے والی سرد، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اُس کے چہرے کو چھوا تو اُس نے ایک گہری سانس بھری۔ باہر دور دور تک چھوٹے چھوٹے مگر خوبصورت مکانات بنے ہوئے تھے۔ وہ ایک پُرسکون سی کالونی تھی، جہاں ہر مکان نہایت ترتیب اور خوبصورتی سے تعمیر کیا گیا تھا۔

آسمان پر نارنجی اور جامنی رنگ ایک دوسرے میں گھل مل رہے تھے جبکہ ہلکی ہلکی نیلگوں روشنی فضا میں بکھر رہی تھی۔

******

پردے ابھی کھلے ہوئے تھے۔ کھڑکی سے باہر آسمان میں پھیلی ہلکی نیلگوں روشنی منظر کو جاذبِ نظر بنا رہی تھی۔ وہ کھڑکی کے قریب کھڑی کچھ لمحے خاموشی سے اُس دلکش منظر کو دیکھتی رہی۔ کمرے میں پھیلی مدھم روشنی اور باہر کی ٹھنڈی ہوا ایک پُرسکون کیفیت پیدا کر رہی تھی۔

کمرہ کافی کشادہ اور خوبصورت تھا۔ درمیان میں رکھا بڑا سا بیڈ ہلکے سرمئی رنگ کی چادر سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ ایک طرف سفید رنگ کا صوفہ رکھا تھا۔ دیوار کے ساتھ ایک لکڑی کی الماری موجود تھی اور اُس کے قریب ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس پر چند ضروری اشیاء ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔

اُس نے ہلکے گلابی رنگ کی ٹی شرٹ اور پاجامہ پہن رکھا تھا۔ اُس کے نرم و ملائم بال شانے پر بکھرے ہوئے تھے۔ فضا میں خاموشی تھی کہ اچانک فجر کی اذان کی پُرسوز آواز گونج اُٹھی۔

اللّٰہُ أَكْبَرُ، اللّٰہُ أَكْبَرُ

اللّٰہُ أَكْبَرُ، اللّٰہُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اذان کی دل میں اُتر جانے والی آواز نے ماحول کو مزید روح پرور بنا دیا۔اُس نے آہستگی سے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لی، پھر خاموش قدموں سے کمرے کے کونے میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تا کہ نماز کے لیے وضو کر سکے۔

****

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نماز کے بعد اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے۔ نہایت پُر سکون انداز میں اُس نے عربی کے الفاظ

پڑھے:

"اللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا"

ترجمہ:

"اے اللہ! میرے دل میں نور عطا فرما اور میری نظر میں نور پیدا فرما۔"

دعا مکمل کرنے کے بعد اُس نے آہستگی سے آمین کہا۔ بلاشبہ اُس کی آواز بہت دلنشیں تھی۔ پھر اُس

نے دوسری دعا پڑھی:

"اللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِینَۃِ الْإِیمَانِ"

ترجمہ:

"اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت عطا فرما۔"

اُس نے تیسری دعا پڑھی جو اُسے سب سے زیادہ پسند تھی۔ اگرچہ اُسے تمام دعائیں عزیز تھیں مگر

بعض دعائیں دل کے بہت قریب محسوس ہوتی ہیں۔

"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا"

ترجمہ:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اے ہمارے رب! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دینا۔"

یہ دعا سورۂ آلِ عمران میں موجود ہے۔اِس دعا کا مفہوم نہایت خوبصورت اور دل کو چھو لینے والا ہے۔اِس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پر قائم رہنے اور دل کو غلط راستوں سے محفوظ رکھنے کی التجا کرتا ہے۔

****

"کوئی عروج دے نہ زوال دے، مجھے صرف اتنا کمال دے،

مجھے اپنی راہ میں ڈال دے، کہ زمانہ میری مثال دے،

تیری رحمتوں کا نزول ہو، مجھے محنتوں کا صلہ ملے۔

مجھے مال وزر کی ہوس نہیں، مجھے بس تو رزقِ حلال دے۔"

فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر آئی۔اُس نے سفید ماربل والی سیڑھیاں اُتریں اور سفید ماربل والے صحن میں آگئی، جہاں دیواروں پر سبز بیلیں لگی ہوئی تھیں جن پر رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ایک بڑا سا سیاہ لوہے کا داخلی دروازہ تھا، جس کے اِرد گرد کی دیواروں کے ساتھ قطار میں پودے لگے ہوئے تھے اور سبھی پودے پھولوں والے تھے۔

اگر زینے کے نیچے نظر ڈالی جائے تو وہاں ایک چھوٹا سا پینٹر سٹ طرز کا سیٹ اپ بنایا گیا تھا۔ سفید پھولوں کی بیل، دو چھوٹی خاکی رنگ کی لکڑی کی کرسیاں، اور ایک چھوٹی گول میز رکھی تھی جس پر ایک لیمپ رکھا ہوا تھا۔

اُس نے ایک نظر آسمان کی طرف دیکھا جہاں روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ مسکرا دی، پھر ایک کونے میں رکھے دو سیٹر لوہے کے جھولے پر جا بیٹھی۔ جھولے کا ڈیزائن بہت سادہ مگر خوبصورت تھا۔ اُس پر بھورے رنگ کا پالش شدہ پینٹ کیا گیا تھا اور اُس کے اوپر ایک نرم سفید گدی بچھی ہوئی تھی، جس کے دونوں اطراف چھوٹے چھوٹے سفید کشن رکھے گئے تھے۔

وہ جھولے پر بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ جھولنے لگی۔ پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں اُس کے کانوں میں رس گھول رہی تھیں جبکہ پورے محلے اور گھروں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

اُس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور سکون بھری ایک گہری سانس خارج کی۔ وہ دھیرے دھیرے جھول رہی تھی۔ پھر اُس نے زینے کے بالکل سامنے موجود د

اسلام آباد کی ایف۔ سیون ایلیٹ کالونی میں آؤ تو بلند و بالا محل نما مکانات اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی شاہانہ حیثیت کا پتا دے رہے تھے۔ انہی عالی شان عمارتوں میں ایک خوبصورت اور پُر وقار محل ""قصرِ ابراہیم"" بھی تھا۔

سفید رنگ کا وہ بلند و بالا محل اپنے حسن اور رعب سے ہر دیکھنے والے کو مسحور کر دیتا تھا۔ اُس کے چاروں اطراف چھوٹی مگر نفیس دیواریں قائم تھیں۔ دیواروں کے اندر جھانکو تو قصر کے گرد و نواح میں پھیلا سرسبزہ دکھائی دیتا تھا، جہاں صرف ایک ہی رنگ کے گلاب اُگائے گئے تھے... سفید گلاب، جو فجر کی نرم روشنی میں نہایت دلکش معلوم ہو رہے تھے۔

قصر کے داخلی زینوں کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے پتھر اور ننھے پھول سجے ہوئے تھے، جبکہ سامنے ایک بڑا سا سفید دروازہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ ایستادہ تھا۔

قصرِ ابراہیم کے اندر داخل ہوں تو دائیں جانب ایک وسیع اور نہایت خوبصورت سٹنگ ایریا دکھائی دیتا تھا، جس کی بڑی بڑی کھڑکیوں پر سفید پردے آویزاں تھے۔ اندھیرے کی وجہ سے بہت سی چیزیں پوری طرح نمایاں نہ تھیں، مگر پردوں سے چھن کر آتی مدھم روشنی میں وہاں رکھا نفیس سفید صوفہ سیٹ اپنی خوبصورتی واضح کر رہا تھا۔

بائیں جانب سنگِ مرمر سے بنا ایک عظیم الشان گول زینہ تھا، جبکہ پورا گھر سفید سنگِ مرمر کے پتھروں سے جگمگا رہا تھا۔ سیڑھیوں پر سرخ قالین بچھا ہوا تھا جو ماحول کو مزید شاہانہ بنا رہا تھا۔

ایک طرف اوپن کچن تھا، جہاں سفید اور ہلکے سرمئی رنگ کے حسین امتزاج سے اوپر نیچے کیبنٹس بنائے گئے تھے۔ سفید پتھر کا خوبصورت سلیب تھا، جس پر وہ تمام جدید اشیاء موجود تھیں جو عموماً بیرونِ ملک امیر لوگوں کے گھروں میں دیکھی جاتی ہیں۔

کچن سے باہر آئیں تو ایک جانب بڑا سا ڈائننگ ایریا موجود تھا۔ سفید ماربل کی لمبی بیضوی میز کے گرد سفید گدیوں والی آٹھ کرسیاں ترتیب سے رکھی تھیں۔ میز پر نفیس دستر خوان بچھا ہوا تھا اور اُس کے درمیان ایک خوبصورت گلدان رکھا تھا، جس میں سفید گلاب سجے ہوئے تھے، جبکہ ساتھ ہی ایک سنہری کینڈل اسٹینڈ رکھا ہوا تھا۔

اسی حصے میں ایک بڑا سا بیڈ روم اور ایک گیسٹ روم بھی موجود تھا، البتہ گیسٹ روم فی الحال بند تھا۔

******

وہ چاروں ڈائننگ روم میں بیٹھے تھے۔

"نور، آج تو تمہارا انٹرویو ہے، تم نے مجھے کل بتایا تھا، " نظرین بیگم نے اسے نرم لہجے میں سوال کیا۔

"ہاں امی، آج میرا انٹرویو ہے۔ امی پلیز ان دونوں سے کہیں یہ اپنا ناشتہ ختم کریں، مجھے دیر ہو جائے گی پھر انٹرویو کے لیے۔"

وہ تینو——دو بہنیں اور ایک بھائی تھے۔ سب سے پہلے نور داؤد آفندی، دوسرا احمدان داؤد آفندی، اور سب سے چھوٹی فاطمہ داؤد آفندی، اور ان کی امی نظرین بیگم۔ بابا داؤد آفندی کی وفات آج سے دس سال پہلے ہو چکی تھی۔

ڈائننگ روم کی دیوار کریم رنگ کی تھی، کمرہ چار لوگوں کے حساب سے کافی کھلا ہوا تھا۔ بھوری لکڑی کا ڈائننگ سیٹ جس پر وہ چاروں براجمان تھے۔ نظرین بیگم کے پیچھے ایک بڑی لکڑی کی کھڑکی بنی تھی جس کے پٹ وا تھے اور سفید کرٹینز کھڑکی کے اطراف میں بندھے ہوئے تھے۔ کھڑکی سے آتی دھوپ کی روشنی میں کمرہ کافی روشن تھا۔

کمرے کی دائیں طرف والی دیوار پر ایک بڑی سی آیت الکرسی کی پینٹنگ لگی ہوئی تھی اور اس کے اوپر ایک وال کلاک تھی۔ بائیں طرف دیوار پر اوپر نیچے ترتیب سے لگائی خوبصورت پھولوں کی پینٹنگ لگی ہوئی تھی۔ ایک کونے میں ایک بھورا شوکیس موجود تھا اور اس کے اوپر ایک کانچ کا ہلکا نیلا گلدان موجود تھا جس میں بہت سارے رنگ کے الگ الگ تازہ پھول موجود تھے جو انہوں نے اپنے ہی گھر کے چھوٹے چھوٹے درختوں سے توڑے تھے۔ اور پھر ایک بھورا لکڑی کا دروازہ۔

"شاباش، چلو تم دونوں اپنا ناشتہ ختم کرو، پھر تم دونوں ہر بار لیٹ ہو جاتے ہو یونیورسٹی کے لیے۔"

وہ دونوں اسلام آباد کی ایک اچھی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے جو ان کے گھر سے تیس منٹ کے راستے دور تھی۔

"امی، آپ کا لیکچر بہت اچھا ہے، پلیز آپ ایسا لیکچر روز ہماری یونیورسٹی میں دیا کریں،" حمدان نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

ڈائننگ میز پر سفید کانچ کی کپ پلیٹ اور سفید چائے کی کیتلی رکھی ہوئی تھی اور کھانے کے لیے جام، بریڈ اور مکھن رکھا تھا۔

"ہاں، اب تم میری ماں نہ بنا کرو،" نظرین بیگم نے حمدان کو جھڑکا۔

پھر وہ تینوں گھر سے نکلے اور سرمئی رنگ کی اینٹوں والی لمبی گلی کو پار کیا اور مین روڈ پر آئے جہاں پر ٹیکسی ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ تینوں ٹیکسی میں بیٹھے اور اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہو گئے۔

******

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان دونوں کو یونیورسٹی چھوڑ کر وہ اپنا انٹرویو دینے کے لیے روڈ کراس کیا اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ پہلی بار اس بلڈنگ کو دیکھ رہی تھی۔ شہر کے شور میں "Elysian Enterprises" کا ہیڈ کوارٹر ایک الگ ہی جہان معلوم ہو رہا تھا، جیسے کسی نے سیاہ راتوں میں بیٹھ کر اپنے خواب کی تعبیر سچ کی ہو۔ وہ ایک بیس منزلہ عمارت تھی۔ Elysian Enterprises اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی۔ وہ ایک سیاہ شیشوں والی عمارت تھی اور کھڑکیوں سے آتی زرد روشنی اس

عمارت کو ایک سرور بخش رہی تھی—ایک عالیشان بلڈنگ۔ اس عمارت کے سب سے اوپر بڑے حروف میں "Elysian Enterprises" لکھا دھوپ کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

اس نے داخلی دروازے کی طرف قدم بڑھائے تو دو گارڈز جو عمارت کے دائیں بائیں سیاہ سوٹ میں ملبوس تھے اور اسلحہ ان کے ہاتھ میں تھا، اسے دیکھا اور اپنی سیاہ پینٹ کی جیب سے موبائل نکال کر ایک نمبر ڈائل کیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ آٹومیٹک کھلا اور وہ عمارت کے اندر داخل ہوئی۔

عمارت کے اندر کی دنیا بالکل مختلف تھی۔ زرد روشنیاں، کوٹ پینٹ اور مہنگے کپڑے پہنے employees اور workers وہاں آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ سفید مہنگی چمکدار ٹائلز شیشے کی طرح چمک رہی تھیں۔ اس نے اپنا عکس دیکھا—سیاہ کوٹ جیسا دکھنے والا عبایہ اور پاؤں میں سیاہ بوٹس، چہرے اور سر پر حجاب، نقاب کیا ہوا تھا، آنکھوں پر سیاہ چشمہ اور ہاتھ میں ایک سیاہ لیدر کا بیگ تھا۔ وہ سیاہی کی ملکہ معلوم پڑ رہی تھی—مگر ہر سیاہ رنگ پہننے والا سیاہ نہیں ہوتا۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک خوبصورت عورت جس نے لائٹ میک اپ کیا تھا اور بال messy bun میں قید تھے اور اس نے baby pink رنگ کا کوٹ پہنا تھا اور کوٹ کے اندر سفید women dress shirt—مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی اور مخاطب ہوئی۔

"آپ ہی ہیں Mrs. نور داؤد آفندی؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ نور نے سر کو خم دیا۔ پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف آئیں۔ اس لڑکی نے لفٹ کا open بٹن دبایا اور وہ دونوں لفٹ میں داخل ہوئیں۔ اس لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر floor no. 8 کا بٹن دبایا اور لفٹ اوپر کی طرف بڑھنے لگی۔

"میرا نام شہناز بنگش ہے، میں اس کمپنی کی مینیجر ہوں اور آج میری سیکریٹری busy تھی تو وہ آئی نہیں تو مجھے آنا پڑا آپ کو لینے۔ آپ کا تعارف؟" اس نے مسکراتے ہوئے نور کو دیکھا۔

"میرا نام نور ہے، آپ جانتی ہیں، اور میں graduated ہوں،" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"اچھا، ویسے آپ classic اور independent woman والی vibes دے رہی ہیں —like bossy vibes،" اس نے دل سے اس کی تعریف کی۔ نور نے شکریہ کہا۔

آٹھویں floor پر آ کر لفٹ رکی اور وہ دونوں لفٹ سے باہر آئیں۔ وہ دونوں ایک لمبی سفید ٹائلز والی راہداری میں چلتی جا رہی تھیں، پھر وہ سب سے آخر میں بائیں طرف کے آفس کے سامنے رکیں۔

"یہ ہے boss کا آفس۔ فی الحال تم یہاں waiting area میں بیٹھ جاؤ کیونکہ ابھی اندر انٹرویو چل رہا ہے، انتظار کرنا پڑے گا آپ کو۔"

"ok،" نور نے ایک لفظی جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کا نام پکارا گیا اور وہ آفس کے اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک نظر اس بڑے سے آفس کو دیکھا —سیاہ دیواریں جن پر چھوٹی بڑی paintings سلیقے سے لگائی گئی تھیں اور سب

simple تھا، اور ceiling پر زرد lights روشن تھیں۔ کھڑکی سے آتی روشنی اور اضافہ کر رہی تھی، کھڑکی کے اطراف میں سرمئی پردے بندھے ہوئے تھے۔ درمیان سے تھوڑے فاصلے پر ایک بڑی سی office table تھی جس پر آفس کی ضروریات کا سامان تھا اور ایک laptop۔ table کی اس طرف ایک مضبوط اعصاب والا مرد بیٹھا ہوا تھا جو laptop پر کچھ typing کر رہا تھا۔ سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ شخص بہت وجیہ تھا۔ اسے دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اسلام آباد میں پیدا ہوا ہے——وہ باہر سے آیا ہوا کوئی خوبصورت model لگتا تھا۔ شاید وہ خود سے بیزار تھا، اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کتنا خوبصورت ہے۔

اس نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا اور وہ تھوڑا shocked ہوا تھا——مگر وہ تاثرات چھپانے میں ماہر تھا۔ اس نے پہلی بار کسی لڑکی کو نقاب میں دیکھا تھا۔

"بیٹھیے،" وہ مخاطب ہوا۔ اس نے اپنے سامنے لگی دو چھوٹی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ بے تاثر آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ نظریں جھکائے بیٹھ گئی۔ نور نے بیگ سے اپنی file نکالی اور اس کے سامنے رکھ دی۔ اس نے file کو ایک نظر دیکھ کر سائڈ پر رکھ دی اور سوال کرنا شروع کیا۔

"آپ ایک graduated لڑکی ہیں تو آپ کے پاس کیا کیا skills ہیں، بتایئے؟"

نور نے سوچا اور جواب دیا، "میرے پاس writing skills ہیں اور fashion designing skills بھی۔"

"اچھا،" وہ محظوظ ہوا، "بہت اچھی skills ہیں۔ اگر آپ نے کام کرتے وقت mistake کی تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"Sir، mistakes یعنی غلطیاں ہمیں سبق دیتی ہیں۔ جب تک ہم غلطی نہیں کریں گے تو کبھی نہیں جان پائیں گے کہ غلطی ہونے کے بعد کیسے اسے سدھارنا ہے۔"

"Mmm، Your mindset is so good. interesting،" وہ سوچنے والے انداز میں بولا۔ "آخری سوال — اگر میں آپ کا انٹرویو رد کر دوں اور کہوں کہ آپ یہاں سے چلی جائیں، آپ fail ہو گئیں، پھر؟"

نور نے سر اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا اور کہا، "اگر آپ مجھے fail کر دیں گے تو آپ کا ہی نقصان ہے، کیونکہ ایک failure اچھے سے جانتا ہے کہ غلطیاں کہاں، کب اور کیسے سدھارنی ہوتی ہیں،" اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"What a confidence — you are talented،" اس نے تعریف کی۔

"چلیں، آپ انٹرویو میں pass ہو گئی ہیں۔ اب آپ Elysian Enterprises کا حصہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں آپ ہماری کمپنی کو بلندیوں پر لے کر جائیں گی۔"

Clubb of Quality Content

نور نے سر کو خم دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ "تو میں کل سے join کرتی ہوں آفس۔"

اس CEO نے اسے اجازت دے دی اور وہ آفس سے باہر آگئی۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا —یہ اس کی dream company تھی اور آج اسے اس کمپنی میں job مل چکی تھی۔ وہ بہت خوش ہو گئی۔

پھر وہ لفٹ سے واپس نیچے کی طرف آگئی جہاں پر ایک لڑکی نے اسے روکا اور ایک آفس کی طرف اشارہ کیا۔ وہ آفس میں داخل ہوئی تو وہی شہناز بنگش نامی لڑکی وہاں موجود تھی۔

"آؤ نور۔" نور ایک صوفے پر بیٹھی۔ اس کے سامنے بیٹھی شہناز نے اسے سارا schedule بتایا اور salary package بھی کافی اچھا تھا۔

اس کی skills آج اس کے کام آگئی اور حوصلہ بھی۔

ہمارے معاشرے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ عورتیں گھروں میں اچھی لگتی ہیں۔ اب میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا تم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نہیں سنا جو ایک business woman تھیں؟

******

کمپنی سے واپسی پر وہ بہت خوش تھی۔ اس نے ایک mall سے چند کھانے پینے کی اشیاء لیں اور ٹیکسی میں آکر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے سفر کے بعد وہ اپنے گھر پر موجود تھی۔ اس نے کپڑے تبدیل کیے

اور عصر کی نماز پڑھ کر وہ sitting area میں موجود تھی جہاں پر نظرین بیگم چائے بنا کر لے آئی تھیں اور ساتھ ہی ان کے لائے شیر مال—— وہ سب کھاتے ہوئے چائے پی رہے تھے۔

sitting room کشادہ سا تھا، کریم رنگ کی دیواریں، درمیان میں سفید صوفہ سیٹ اور صوفے کے درمیان کانچ کی گول میز تھی۔اس کی دائیں طرف والی دیوار پر ایک بڑی کھڑکی بنی تھی جس کے اطراف میں سفید پردے شام کی سرد ہواؤں کی وجہ سے ہلکے ہلکے جھول رہے تھے اور سارا sitting room سفید دودھیا روشنی سے روشن تھا۔

اس کے سامنے چار سیٹر صوفے پر بیٹھی نظرین بیگم نے مخاطب ہوتے پوچھا،

"کیسا گیا تمہارا انٹرویو؟" انہوں نے نرم لہجے میں سوال کیا۔

"بہت اچھا گیا، انٹرویو میں pass ہو گئی، اب کل سے join کروں گی،" اس نے نرم لہجے میں ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"ماشاءاللہ، اللہ کا شکر ہے—— وہی کامیابی دینے والا ہے۔اللہ ہمیشہ مدد اور صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔دیکھا، میں کہتی تھی نا—— تم بس محنت، صبر، شکر اور دعا کرو اور سب کچھ اللہ پر چھوڑ دو،" بے شک ان تینوں نے یک لخت کہا۔

"ہاں امی، آپ نے سمجھایا تھا،" نور نے نرمی سے کہا۔

"تم دونوں کا تو test تھا نا آج، کیسا ہوا test؟" نور نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا، "ان دونوں نے خوشی سے کہا۔

"ماشاءاللہ، شکر کرنا اللہ کا—اللہ نے ہمیں عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے۔"

"بالکل، آپی، "حمدان اور فاطمہ نے چائے اور شیر مال کھاتے ہوئے کہا۔

****

وہ stage پر کھڑا تھا اور اس کے سامنے بیٹھے لوگ اس کی شخصیت سے محظوظ ہو رہے تھے اور اس کا نام پکار رہے تھے—

"...Panther... Panther"

وہ ہلکی مسکان دے کر واپس سنجیدہ ہو گیا اور stage کی روشنیوں میں وہ ایک الگ ہی داستان رقم کر رہا تھا۔ کچھ حسد سے تو کچھ خوشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

اس نے بولنا شروع کیا" How are you all — I wish you all are

"..good as was always happy

"آج آپ سب کی اس محبت نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے، اور میں بس اتنا کہنا چاہوں گا—"

".Win or die"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے قدم stage سے نیچے بڑھائے اور ہجوم در ہجوم اس کی طرف بڑھا—— مگر bodyguards اور security guards نے اس کی حفاظت کی۔ راستہ بنا کر وہ اپنی سیاہ BMW کی طرف آیا، کیمروں کی روشنیاں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ پھر وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھا اور بہت ساری قطار میں گاڑیاں اس کی سیاہ BMW کے پیچھے تھیں۔

اس نے فون کھولا—— اور اس کے wallpaper پر ایک پرانے چھوٹے گھر کی تصویر تھی، ایک سائیکل گھر کے کونے پر کھڑی تھی اور درمیان میں ایک چھوٹا دبلا پتلا لڑکا سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کھڑا تھا۔

اس نے فون کی screen بجھا دی اور ایک مسکراہٹ اس کے وجیہ چہرے پر چھا گئی۔

وقت بدلنے میں دیر نہیں لگتی—— اس کے کُن فَیَکُون کہنے کی دیر ہے۔

******

شام کے سائے گہرے ہونے لگے جب وہ قصرِ ابراہیم پہنچا۔ اس نے وقت دیکھا—— شام کے سات بج رہے تھے۔ اس نے قدم قصر کے داخلی دروازے کی طرف بڑھائے۔ ایک ملازم نے جو سفید dress shirt اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا دروازہ کھولا اور سائڈ پر ہو گیا۔ وہ اس خوبصورت قصر کی راہداری میں چل رہا تھا—— سارا قصر زرد اور دودھیا روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

اس کے قدم sitting area کی طرف بڑھ گئے۔ وہ sitting area میں آیا تو تین نفوس کو باتیں کرتے اور چائے کے گھونٹ بھرتے پایا۔ اس کے دو بہن بھائی تھے—بھائی جو اس سے چھوٹا تھا، ارسلان، اور اس کی بہن جو سب سے چھوٹی تھی—لیل—سنجیدہ اور خاموش طبیعت کی حامل۔ وہی اس کا درمیانہ چھوٹا بھائی ہر وقت قہقہے لگانے والا اور سنجیدہ موضوع پر سنجیدہ ہو جانے والی طبیعت کا حامل تھا۔ اور وہ خود—خاموش، سنجیدہ اور سیاہی میں ڈوبا انسان تھا—مگر اپنی family کے لیے ایک خوش مزاج اور نرم لہجے کا حامل تھا۔ وہ لوگوں کے لیے سخت، سنجیدہ اور Panther تھا—ایک سیاہ پینتھر جس کی نگاہ ہمیشہ اپنے دشمنوں پر گڑی ہوتی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے grey tie کی گرہ ڈھیلی کرتے وہاں درمیان میں رکھے نفیس سفید صوفے پر دراز ہوا جس کے دوسرے سرے پر اس کا چھوٹا بھائی بیٹھا کوئی book پڑھ رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنی mama کو سلام کیا۔

"السلام وعلیکم mama، کیسی ہیں آپ؟"

"وعلیکم السلام،" laptop پر کام کرتے ہوئے انہوں نے سر اٹھا کر اپنے ذمہ دار بیٹے کو دیکھتے سلام کا جواب دیا۔ "ٹھیک ہوں، بس کچھ کام ہے ضروری—وہ مکمل کرنا ہے،" یہ کہتے ہوئے انہوں نے پھر سے laptop پر سر جھکا لیا۔

ان کا چہرہ پچاس کی عمر میں بھی پچیس سالہ عورتوں جیسا تھا۔ان کی آنکھیں سرمئی تھیں، بال چاکلیٹ براؤن رنگ کے تھے اور رنگ گورا دودھ جیسا—— تندرست صحت کی مالک تھیں۔ سر پر ہمیشہ دوپٹہ اوڑھا ہوا ہوتا تھا۔ آج بھی وہ سیاہ plain لمبی قمیص اور پینٹ میں ملبوس تھیں، پاؤں میں سیاہ flats تھے، ہاتھ کی کلائی پر سیاہ women watch اور دوسرے ہاتھ کی ring finger میں سیاہ ہیرے کی انگوٹھی—— جو شاید ان کے شوہر ابراہیم خان نے انہیں اپنی شادی میں دی تھی اور جو انہوں نے آج تک پہنی ہوئی تھی۔

اس نے اپنی سب سے چھوٹی بہن کو دیکھا جو law پڑھنے کے لیے باہر پڑھتی تھی اور چھٹیوں میں گھر پر آئی ہوئی تھی—— جو ابھی بھی اپنی law کی کتابوں میں گھسی پڑھ رہی تھی۔

وہ نرم انداز میں بولا، "لیل، ارسلان—— کیا آج ہم سب dinner پر چلیں کہیں باہر؟" اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"ہاں بھائی، کیوں نہیں!" لیل، ارسلان اور سارہ ابراہیم نے ایک ساتھ کہا۔

"واہ—— تو آپ سب میرے کہنے کا انتظار کر رہے تھے!" یہ کہتے ہوئے اس نے ارسلان کو اپنے سینے سے لگایا اور پھر لیل کو اپنے پاس بلایا جو سارہ ابراہیم کے قریب بیٹھی تھی۔ وہ اس کے قریب آئی —— اس نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور سر پر ہاتھ رکھتے اس کے جوڑے میں قید بالوں کو بگاڑ دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ کھلکھلا کر ہنس دی ہاں وہ کھلس گئی، "امی دیکھیں، برہال بھائی کو—یہ ہر بار ایسے ہی کرتے ہیں! اتنی مشکل سے میں نے tutorial دیکھ کر یہ messy bun بنایا تھا!"

"تم تینوں اتنے بڑے ہو گئے ہو مگر حرکتیں دیکھو—پانچ سالہ بچوں والی ہیں، "انہوں نے ہلکی مسکان کے ساتھ تینوں کو ڈانٹا۔

وہ تینوں ہنس پڑے۔

"Ok mama، میں کپڑے change کر لیتا ہوں—تب تک تم دونوں بھی اپنا حلیہ ٹھیک کر کے آؤ۔ پھر dad، mama، میں اور تم دونوں چلتے ہیں آج dinner پر، "کہتے وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں اپنے کمرے میں کپڑے تبدیل کرنے چلے گئے اور وہ سنگِ مرمر والے زینے پر—جس پر سرخ قالین بچھا تھا—سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

******

باب:2

ہدایت

از قلم رخسار خان

"ہدایت کیا ہے؟

ہدایت قرآن ہے۔

وہ کیسے؟

قرآن ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے جو ہمیں زمینی خدا سے مومن بنا دیتا ہے، ہمارا غرور، تکبر سب خاک ہو جاتا ہے اور بچتا کیا ہے، ایک توبہ، وہ بھی سچے دل سے مانگی گئی توبہ۔

اسی کو کہتے ہیں ہدایت۔"

*****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"انٹرویو کے 10 دن بعد"

فجر کے وقت صبح کی نیلگوں روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ کھڑکی کے قریب کھڑی اذان کی آواز اور گھر سے نکلتے چند لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو ہر روز اٹھتے اور نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جاتے تھے۔

فجر کے وقت اتنا سکون ہوتا تھا کہ دل چاہتا تھا یہ وقت یہیں ٹھہر جائے، مگر وقت بھی کبھی ٹھہرتا ہے؟

وہ کریم رنگ کی فل سلیوز گول گلے والی ٹی شرٹ اور لوَر میں ملبوس تھی۔ ساتھ ایک مرون رنگ کی پشمینہ شال اوڑھے ہوئے تھی اور اس کے بال چوٹیوں میں قید تھے۔ اس نے ایک گہری سانس لی، پاؤں میں آرام دہ سلیپرز پہنے اور قدم کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھا دیے۔

اس کا کمرہ بالائی منزل پر موجود تھا۔ اس منزل پر دو بڑے کمرے تھے: ایک گیسٹ روم اور دوسرا اس کا اپنا کمرہ۔ وہ ایک کونے والا کمرہ تھا۔ زینے سے لے کر اس کے کمرے کے کونے تک لوہے کی سیاہ باؤنڈری بنی ہوئی تھی۔ اس کے کمرے سے باہر کے مناظر صاف نظر آتے تھے اور بے حد خوبصورت لگتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بالکونی میں آئیں تو اس کے کمرے کی کھڑکی کی بائیں جانب ایک کونے میں لکڑی کا کثیر منزلہ اسٹینڈ رکھا تھا۔ اس اسٹینڈ میں شیلفیں بنی ہوئی تھیں جن پر خوبصورتی اور نفاست سے اوپر نیچے چھوٹے بڑے گملے سجے تھے۔ ان گملوں میں مختلف اقسام کے رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔

وہ وضو والے کپڑے پہن کر باہر آئی، قبلے کی طرف جائے نماز بچھائی اور نیت باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

اس کی مدھم آواز گونجی:

"اللہُ اکبر"

نماز مکمل کرنے کے بعد اس نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے:

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ

"اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام کی حالت میں وفات دے۔"

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔"

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

"ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔"

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا

"اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے، تو ہی اسے بہترین طریقے سے پاک کرنے والا ہے۔"

دعا مانگنے کے بعد اس کے آنسو ٹپ ٹپ گرتے رہے۔ اسے معلوم ہی نہ ہو سکا کہ کب اس کی آنکھیں بھیگ گئیں اور آنسوؤں نے روانی اختیار کر لی۔

ماضی ایک ایسی سوچ، ایسا درد اور ایسا زخم ہے جو ہمیں کبھی نہیں بھولتا۔ ہم چاہے کتنی ہی کوششیں کر لیں، ماضی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے ماضی کو بھلا دیا ہے، مگر حقیقت میں ایسا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں ہوتا۔ ہم ماضی کو نہیں بھلاتے بلکہ خود کو مصروف کر لیتے ہیں اور ان سوچوں کو اپنی فکر کا حصہ بننے کا وقت نہیں دیتے۔

مگر ہمارا سب سے بڑا دشمن فراغت ہے۔ایک فارغ انسان اکثر ان سوچوں کے جال سے نجات حاصل نہیں کر پاتا۔ ہر شخص اپنی زندگی میں کسی نہ کسی طرح گناہوں سے آلودہ رہا ہوتا ہے۔ کوئی بھی انسان ایسا نہیں جس سے زندگی میں کبھی کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔

لیکن جو شخص سچے دل سے توبہ کر لے اور پختہ ارادہ کرے کہ دوبارہ اس گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کو آسان اور پُر سکون بنا دیتا ہے۔ آپ اپنے اعمال درست کریں، کیونکہ اگر آپ کے اعمال نیک ہوں تو آپ ہمیشہ قلبی سکون محسوس کریں گے۔

******

Clubb of Quality Content

رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے جب وہ قصرِ ابراہیم، سفید محل میں داخل ہوا۔اُس نے ایک دائرانہ نظر گھر پر ڈالی۔ سارا قصر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، جبکہ راہداری اور سِٹنگ ایریا کا نائٹ بلب اپنی زرد روشنی پھیلائے ہوئے تھا۔

اُس نے اپنے قدم سِٹنگ ایریا کی طرف بڑھائے۔اُس نے دیکھا کہ صوفے پر اُس کے دونوں بھائی بہن دراز تھے۔اُس نے گلا کھنکارا اور مخاطب ہوا:

"لائل، ارسلان! کیا تم دونوں کو وقت کا اندازہ نہیں؟ کتنا وقت ہو رہا ہے۔ جا کر سو جاؤ دونوں۔ اور تم ارسلان، تمہاری تو کل یونیورسٹی کھل رہی ہے، جانا نہیں کیا؟ یہ لیپ ٹاپ رکھو اور سو جاؤ۔"

اُس نے اُن دونوں کو سخت لہجے میں ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بھائی! آپ کا لیکچر میرے چشمیش سر سے بھی زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ شکر ہے آپ میرے سر نہیں، ورنہ معلوم نہیں یونیورسٹی میں زلزلہ آ جاتا۔"

وہ بے انتہا ڈھیٹ اور خود پسند تھا۔ سُننا اُس نے کسی کی بات مانی ہی کب تھی۔اُس نے بتیسی دکھائی اور لیپ ٹاپ بند کر کے بیگ میں رکھ لیا۔

"ہاں، بالکل صحیح کہا۔اگر میں تمہارا سر ہوتا تو تم ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ نہ ہوتے۔"

اُس نے بھی سُود سمیت اُس کی بات کا جواب دیا۔

"ارے! کیا آپ دونوں ہر وقت لڑتے رہتے ہیں؟ مجھے نوٹس بنانے نہیں دیتے۔ ہر جگہ شور مچاتے ہیں، جہاں بھی میں بیٹھ جاؤں۔"

اُس نے کچھ جھنجھلاہٹ کے عالم میں لیپ ٹاپ بند کیا اور بیگ میں رکھ لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے ارے!"

اُن دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"کیا ہوا ہے میری شیرنی جیسی بہن کو؟"

بربل نے اُس کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا اور پریشانی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھائی! پرسوں میری فلائٹ ہے اور مجھے پڑھائی کے لیے واپس انگلینڈ جانا ہے۔ چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں، اور میرے تھوڑے نوٹس بھی بنانے رہتے ہیں۔ میرا بالکل دل نہیں کر رہا کچھ بھی کرنے کا۔"

اُس نے بے رُخے انداز میں کہا۔

"ارے! یہ کیا بات ہوئی؟ چلو خیر، چھوڑو۔ کل ہم ریسٹورنٹ چلیں گے، فیملی ڈنر کرنے۔ اور زیادہ ٹینشن مت لو، سب ہو جائے گا اِن شاءاللہ۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ بس تم پریشان مت ہونا، تم میری شیرنی ہو لائل۔"

بربل نے اُس کی چھوٹی ناک کھینچتے ہوئے کہا۔

"اللہ بھائی! چھوڑیں میری ناک، دُکھ ہو رہا ہے۔"

اُس نے بربل کا ہاتھ ہٹایا اور وہ تینوں ایک ساتھ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھائی! میں نے آپ کا ڈنر ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دیا ہے۔اب آپ جا کر کھالیں۔ارسلان بھی آپ کے ساتھ کھائے گا کیونکہ ارسلان بھائی آپ کا انتظار کر رہے تھے۔"

اُس نے مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے لیپ ٹاپ کمرے کے ایک کونے میں رکھی میز پر رکھا اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

ارسلان اور بربل دونوں مسکرادیے۔اب اُن دونوں کے قدم ڈائننگ روم کی طرف تھے۔

Clubb of Quality Content

*****

وہ ایک سیاہ کھنڈر معلوم پڑتا تھا،اُس ویران کالونی میں جہاں سارے گھر کسی بھوتیا کہانی کا حصہ معلوم ہوتے تھے۔انہی میں سے ایک سیاہ کھنڈر نما پیلس تھا،جس کی دیواریں بلند و قامت تھیں۔

اُسی پیلس کے ایک کمرے پر نظر ڈالیں تو وہاں زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں پر بڑی بڑی اسکرینیں اور جابجا تصویریں آویزاں تھیں، جن پر سرخ لکیریں کھینچی گئی تھیں، جبکہ بعض تصاویر پر سرخ کراس بنا ہوا تھا۔

اُن ہی میں سے ایک دیوار کے سامنے سیاہ ہوڈی اور سیاہ لوَر میں ملبوس ایک آدمی کھڑا تھا۔ اُس کی چوڑی پشت اور کسرتی بازو ہوڈی میں نمایاں ہو رہے تھے۔ سر پر سیاہ ہوڈی کی کیپ تھی، جس کی وجہ سے اُس کا چہرہ نظر نہ آنے والی حد تک چھپا ہوا تھا۔

اُس نے دو شیشے میں جڑی ہوئی تصاویر کو دیکھا۔ ایک بیس سالہ نوجوان کی، جس کی سرمئی آنکھیں تھیں، اور دوسری ایک نہایت خوبصورت، ماڈل جیسے چہرے والی لڑکی کی تصویر تھی۔

اُس نے اپنی گوری جلد والی انگشتِ شہادت لڑکی کی تصویر پر پھیرتے ہوئے کہا:

"ڈارلنگ، تم بہت معصوم ہو، مگر معذرت... میں ایک بے رحم بھیڑیا ہوں۔ ایسا بھیڑیا جس کی نظر ایک بار اپنے شکار پر جم جائے تو پھر کوئی شخص اُس کی نظریں اُس شکار سے ہٹا نہیں سکتا۔"

اُس کی سرد بھری مردانہ آواز اُس کھنڈر نما پیلس میں گونجی۔

"جسٹ ویٹ اینڈ واچ پینتھر..."

اُس کے ہونٹوں پر ایک ٹیڑھی، شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی۔ زرد روشنی میں اُس کی رنگ فنگر میں پہنی ہوئی چاندی کی چمک دار انگوٹھی نمایاں تھی، جس پر بڑے حروف میں درج تھا:

Q.A

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

وہ صبح سُرمئی بادلوں کی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔ مدھم ہوا چلتے پھرتے لوگوں کے بالوں سے کھیلتی ہوئی گزر رہی تھی۔

اس نے سفید لانگ کوٹ، کریم رنگ کا ہائی نیک، سفید پینٹس اور نوکیلی سفید ہیلز پہن رکھی تھیں۔ سر پر سفید حجاب بندھا تھا جبکہ آنکھوں پر سیاہ چشمہ سجا تھا۔ وہ بے حد جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔ اس کا گورا چہرہ ہر قسم کی آرائش سے بے نیاز اپنی فطری دلکشی میں مکمل تھا۔

اس نے آخری بار اپنے دونوں بھائیوں اور والدین پر نظر ڈالی اور پھر اپنے قدم ائیرپورٹ پر کھڑے جہازوں کی جانب بڑھا دیے۔

جہاز میں آکر وہ اپنی کھڑکی والی نشست پر بیٹھ گئی اور سامان اوپر بنی شیلف میں رکھ دیا۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے خود کو پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔

چند لمحوں بعد اس کے برابر والی نشست پر ایک شخص آکر بیٹھ گیا۔ گوری رنگت، چہرے پر سیاہ ماسک، سیاہ لیدر جیکٹ، سیاہ پینٹ اور بوٹ۔ گہرے بھورے، ریشمی اور ہلکے گھنگریالے بال دو انچ لمبی پونی میں بندھے ہوئے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے اجنبی نوجوان پر ایک سرسری نظر ڈالی اور پھر اپنے ساتھ لائی ہوئی کتاب ”دی آرٹ آف بِیئنگ الون“ کھول کر مطالعے میں مصروف ہو گئی۔

کچھ ہی دیر بعد جہاز کے روانہ ہونے کا اعلان ہوا مگر وہ بدستور پُر سکون بیٹھی رہی۔

دوسری جانب ائیرپورٹ پر کھڑے ربل، ارسلان، ابراہیم اور مسز ابراہیم بھی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

مگر یہ لمحے ان کی بیٹی پر کتنے بھاری گزرنے والے تھے، اس کا فیصلہ صرف آنے والا وقت ہی کر سکتا تھا۔

اس کی آنکھ الارم کی آواز پر کھلی۔ گھڑی میں صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

وہ بستر سے اٹھی، قریب پڑی شال اپنے کندھوں پر پھیلائی اور غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔

نماز سے فارغ ہو کر وہ سیدھا باورچی خانے میں آئی۔

سفید دیواریں، گرے رنگ کی الماریاں، درمیان میں سیاہ سلَیب اور اس کے ساتھ جڑا چولہا۔ اوپر اوون اور ضرورت کا دیگر سامان ترتیب سے رکھا تھا۔

اس نے ریفریجریٹر کا رخ کیا۔ سیاہ فرشی شلوار قمیص زیب تن تھی جبکہ دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھا ہوا تھا۔ کانوں میں جگمگاتے باریک ہیروں کے ٹاپس اس کی نفاست کا پتا دے رہے تھے۔

اچانک باہر کڑکتی ہوئی بجلی کی آواز گونجی۔ ایک لمحے کو وہ چونک اٹھی مگر فوراً خود کو سنبھال لیا۔

اس نے پالک، آلو اور پیاز نکال کر دھوئے، باریک کاٹے اور بیسن، نمک اور دیگر مصالحوں کے ساتھ ملا کر پکوڑوں کا آمیزہ تیار کر لیا۔

چاندی رنگ کی کڑاہی میں تیل گرم ہو چکا تھا۔اس نے آمیزے کو تھوڑا تھوڑا کر کے تیل میں ڈالنا شروع کیا جبکہ دوسرے چولہے پر چائے پک رہی تھی۔

ناشتہ تیار ہونے کے بعد وہ کشادہ ڈائننگ روم میں آئی اور میز سجادی۔ پھر کھڑکی کے پٹ وا کر دیے۔

سب سے پہلے اس نے ڈائننگ روم سے ملحق نذرین بیگم کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

مدھم روشنی میں نذرین بیگم اپنے بستر پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"امی، ناشتہ تیار ہے۔ڈائننگ روم میں آجایئے۔"

یہ کہہ کر وہ آخری کمرے کی طرف بڑھی، دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہو گئی۔بتی جلا کر دونوں کو ناشتے پر آنے کا کہہ کر واپس آگئی۔

اب ڈائننگ روم میں چاروں افراد موجود تھے۔ کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا نے کمرے کا درجہ حرارت مزید خوشگوار بنادیا تھا۔

”فاطمہ ،ذرا کھڑکی بند کردو، کمرہ کچھ زیادہ ہی ٹھنڈا ہو گیا ہے۔“

”رہنے دو، میں کر دیتا ہوں۔“

حمدان نے اٹھ کر کھڑکی کے پٹ بند کیے، پردے درست کیے اور واپس آکر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

چند ہی لمحوں بعد قہقہوں اور خوش گپیوں کے درمیان ناشتہ مکمل ہو گیا۔

آج نور کے دفتر اور فاطمہ وارسلان کی یونیورسٹی، دونوں کی چھٹی تھی،اسی لیے کافی عرصے بعد سب سکون سے ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔

****

ہلکی دھوپ میں University of Oxford کا ماحول کچھ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وقت نے اپنی رفتار دھیمی کر دی ہو۔ پرانی سنگِ مرمر اور شہد رنگ پتھروں سے بنی عمارتیں دھوپ کی نرم کرنوں میں سنہری سی چمک رہی تھیں۔ بلند مینار یں اور قدیم دروازے صدیوں پرانی کہانیاں اپنے سینے میں چھپائے خاموش کھڑے تھے۔

تنگ پتھریلی گلیوں پر دھوپ درختوں کی شاخوں سے چھن کر گرتی تھی، جہاں زمین پر روشنی اور سائے کے نازک نقش بکھرے نظر آتے تھے۔ دور کہیں گرجے کی گھنٹیوں کی مدھم آواز ہوا میں گھل کر ایک پُراسرار سکون پیدا کرتی تھی۔ ہوا میں پرانی کتابوں، نمی زدہ پتھروں اور ہرے بھرے لانز کی ملی جلی خوشبو بسی رہتی تھی۔

اس نے اپنے قدم اندر بڑھائے جہاں گارڈز نے شناختی کارڈ دیکھ کر اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔ طلبہ کتابوں کے بیگ شانوں پر ڈالے سیاہ کپڑوں میں ملبوس گفتگو کرتے ماحول کو زندہ رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک گہری سانس بھری اور اپنے قدم دوسری منزل کی جانب جاتی سیڑھیوں پر رکھے۔ اپنی کلاس کے سامنے رک کر اس نے قدم کلاس میں بڑھائے۔

ایک خوبصورت سیاہ کوٹ پینٹ پہنے، سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ سیاہ پوائنٹڈ ہیلز زیبِ تن کیے اور بالوں کا میسی بن بنائے ایک دلکش میڈم نے اسے مسکرا کر دیکھا اور اپنی زبان میں اس کا خیر مقدم کیا۔

ساری کلاس میں اس کی صرف ایک ہی دوست تھی، علینہ ولیمز۔ وہ ایک خوبصورت اور یتیم لڑکی تھی۔ پھر ان دونوں کی تھوڑی تھوڑی باتیں کب طویل گفتگو میں بدل گئیں، انہیں معلوم نہ ہو سکا۔

تمام لڑکے اور لڑکیاں اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور اپنے قدم سب سے آخر میں بیٹھی علینہ کی طرف بڑھا دیے۔ اس کے برابر میں رکھی لکڑی کی کرسی پر وہ دراز ہوئی اور اپنا سیاہ بیگ کرسی کی پشت پر ٹانگ دیا۔ پھر وہ دونوں انگریزی زبان میں باتیں کرنے لگیں۔

اسے اپنے اوپر نظروں کا حصار محسوس ہوا مگر اس نے زیادہ غور نہ کیا۔ مگر اسے کیا معلوم تھا کہ کوئی شکاری اسے اپنا شکار بنانے کی تلاش میں بھٹک رہا ہے۔

وہ تو مضبوط، خود سے محبت کرنے والی، اور اپنی فیملی کے لیے اپنے دشمن کو جہنم تک پہنچا دینے والی ایک دلیر لڑکی تھی۔

******

وہ رات کے کھانے کی تیاری میں مصروف کچن میں تھی جب گھبرائی ہوئی فاطمہ تیزی سے کچن میں داخل ہوئی۔ وہ ہلکے بھورے عبایے کے ساتھ کریم رنگ حجاب اور نقاب اوڑھے ہوئے تھی جبکہ پاؤں میں سفید جوتے تھے۔ فاطمہ نے پانی پینے کی غرض سے اپنا نقاب اتارا تو نور نے اسے غور سے دیکھا اور پریشانی سے پوچھا:

"کیا ہوا فاطمہ ؟ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو ؟ اگر کچھ ہوا ہے تو مجھے بتاؤ۔"

"آپی... آپ وعدہ کریں امی کو نہیں بتائیں گی۔"

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ نور کی پیشانی پر فکر کی شکنیں ابھر آئیں۔

"پہلے مجھے بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے، تب ہی تو کوئی حل نکال سکوں گی۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"وہ... وہ..."

فاطمہ ہچکیوں سے رونے لگی۔ نور نے اس کے کندھے تھام کر قدرے سخت لہجے میں کہا:

"فاطمہ ! مجھے بتاؤ۔"

فاطمہ نے روتے ہوئے کہنا شروع کیا:

"آپی... وہ جو گلی کے کونے پر گھر ہے نا، فربہ آنٹی کا... ان کے بیٹے فواد نے میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تھی، اور میں بھاگتی ہوئی گھر آگئی۔"

کچن کے دروازے پر کھڑے حمدان کی آنکھیں یہ سنتے ہی سرخ انگاروں کی مانند دہک اٹھیں۔وہ ایک لفظ کہے بغیر مڑا اور مرکزی دروازے سے باہر نکل گیا۔

نور کی آنکھوں میں بھی غصہ لہرا گیا، مگر اس نے خود کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا:

"تم جاؤ اور جا کر فریش ہو جاؤ۔اس کو تو میں سمجھاتی ہوں کہ کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔"

وہ حمدان کے کمرے کی طرف گئی مگر دروازہ کھولنے پر کمرہ خالی ملا۔

"یہ کہاں چلا گیا؟"

ادھر حمدان گلی کے کونے والے گھر کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

وہ سب انہیں فربہ آنٹی کہتے تھے۔وہ خوش اخلاق اور ملنسار خاتون تھیں، جو ہر ایک سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کیا کرتی تھیں۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور تقریباً بیس سالہ ایک دبلا پتلا نوجوان نمودار ہوا۔اس نے سیاہ کرتا پاجامہ پہن رکھا تھا اور پاؤں میں آرام دہ چپلیں تھیں۔

وہ حیرت سے حمدان کو دیکھ ہی رہا تھا کہ حمدان نے یک دم آگے بڑھ کر اسے زوردار مکا مار دیا۔فواد سنبھل نہ سکا اور زمین پر جا گرا۔

حمدان نے اس کا گریبان پکڑااور تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے اپنے گھر لے آیا، جہاں صحن میں نور اور فاطمہ بیٹھی بات کر رہی تھیں۔

فاطمہ نے اسے دیکھا تو سہم گئی جبکہ نور نے ایک لمحے میں سارا معاملہ سمجھ لیا۔

حمدان نے اسے فاطمہ کے سامنے لا کھڑا کیا۔

نور نے فخر بھری نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا۔اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ حمدان کس لیے گیا تھا، اسی لیے وہ اب نسبتاً پر سکون تھی۔

"اس کے منہ پر اتنے تھپڑ ماروں کہ آئندہ کسی کی بہن یا بیٹی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کے قابل نہ رہے۔"

فاطمہ نے گھبرائے ہوئے انداز میں نفی میں سر ہلایا، مگر نور نے اسے ناراضی بھری نظروں سے دیکھا۔

فواد شرمندگی اور خوف کے عالم میں سر جھکائے کھڑا تھا۔

کچھ دیر بعد حمدان اسے واپس اس کے گھر لے گیا۔

دروازہ کھلنے پر فربہ آنٹی سامنے آئیں۔اپنے اکلوتے بیٹے کی بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر ان کے منہ سے بے اختیار آہ نکل گئی اور انہوں نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا۔

حمدان نے مضبوط لہجے میں کہا:

"آپ کا یہ بیٹا میری بہن کو تنگ کر رہا تھا۔اور آپ جانتی ہیں کہ عزت کے معاملے میں کسی کا دوست یار شتہ دار نہیں بنتا۔اسے سمجھا دیجیے کہ آئندہ کسی کی بہن یا بیٹی کی طرف بری نظر سے نہ دیکھے۔

ایسے لوگوں کی وجہ سے ہماری مائیں اور بہنیں گھر سے باہر نکلنے میں خوف محسوس کرتی ہیں۔لیکن میری بڑی بہن نور نے مجھے سکھایا ہے کہ جو تمہاری عزت پر وار کرے،اسے اس کے عمل کا نتیجہ ضرور دکھاؤ۔

میں آج صرف خبر دار کر رہا ہوں۔آئندہ ایسا دوبارہ نہ ہو۔"

یہ کہہ کر وہ مڑا اور گلی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فربہ آنٹی خاموش کھڑی اپنے بیٹے کو دیکھتی رہ گئیں جبکہ رات کی خاموشی آہستہ آہستہ پورے محلے پر اترنے لگی۔

نور ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ بیٹیوں کی بات سننا اور ان پر یقین کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔جب گھر والے اپنی بیٹیوں کا ساتھ دیتے ہیں تو ظلم کرنے والوں کے حوصلے خود بخود ٹوٹ جاتے ہیں،اور معاشرہ پہلے سے کہیں زیادہ محفوظ محسوس ہونے لگتا ہے۔

******

آکسفورڈ یونیورسٹی سے چند قدم کے فاصلے پر واقع دی گرینڈ کیفے اپنی تاریخی عظمت اور پُر شکوہ فضا کے باعث شہر بھر میں شہرت رکھتا تھا۔ صدیوں پرانی اس عمارت میں داخل ہوتے ہی یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی حال سے نکل کر ماضی کے کسی سنہرے باب میں جا پہنچا ہو۔

بلند و بالا چھتوں سے آویزاں کرسٹل کے جھومر سنہری روشنی بکھیر رہے تھے، جبکہ گہرے رنگ کی لکڑی سے بنی میزیں اور مخملی نشستیں اس جگہ کو شاہانہ وقار عطا کر رہی تھیں۔ تازہ پیسی ہوئی کافی کی خوشبو فضا میں رچی ہوئی تھی اور پس منظر میں بجتی مدھم کلاسیکل موسیقی ماحول کو مزید دلنشیں بنا رہی تھی۔

وہ کیفے کے نسبتاً پُر سکون گوشے میں واقع ایک میز پر بیٹھی تھی۔ یہ جگہ ہمیشہ سے اس کی پسندیدہ رہی تھی؛ ایسی جہاں بیٹھ کر وہ لوگوں کے ہجوم میں بھی خود کو تنہا محسوس کر سکتی تھی۔

ویٹر کے سامنے آتے ہی اس نے حسبِ معمول ایک گرم کیفے لاٹے کا آرڈر دیا۔ چند لمحوں بعد سفید پورسلین کے کپ سے اٹھتی خوشبودار بھاپ اس کے چہرے سے ٹکرائی تو اس کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

اس نے کپ دونوں ہاتھوں میں تھاما اور ایک چھوٹا سا گھونٹ لیا۔ دودھ، کریم اور کافی کا نرم و ملائم امتزاج حلق سے اترتا چلا گیا اور اس کے وجود میں ایک مانوس سی تازگی گھل گئی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ بے شمار اقسام کی کافی آزمانے کے باوجود اس کا دل آخرکار کیفے لاٹے پر آکر ٹھہر گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر آج کچھ مختلف تھا۔

اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی کی نظریں خاموشی سے اس کا تعاقب کر رہی ہوں۔ اس نے بے اختیار گردن موڑ کر اطراف کا جائزہ لیا، مگر ہر شخص اپنی ہی دنیا میں مگن دکھائی دیا۔ کسی کی نظریں اس پر نہیں تھیں۔

اس نے آہستگی سے سانس خارج کی اور خود کو وہم کا شکار قرار دے کر دوبارہ کپ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ زندگی بعض اوقات انسان کے لیے ایسے موڑ سنبھال کر رکھتی ہے جن کا گمان بھی ممکن نہیں ہوتا۔

اور آج کا دن لائل ابراہیم خان کی زندگی میں ایسا ہی ایک موڑ ثابت ہونے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

******

وہ دونوں دفتر کے ایک گوشے میں رکھے ہوئے نفیس سوفا سیٹ پر موجود تھے۔

برہان ابراہیم خان کا دفتر اپنی پُر شکوہ سادگی کے باعث دیکھنے والے پر گہرا تاثر چھوڑتا تھا۔ سیاہ اور سفید رنگ کے امتزاج سے سجی دیواریں ایک منفرد وقار کی عکاسی کر رہی تھیں۔ ایک دیوار مکمل سفید تھی، جبکہ دوسری دیوار پر سیاہ و سفید نقش و نگار جدید طرزِ تعمیر کا احساس دلا رہے تھے۔

کمرے کے وسط سے قدرے ہٹ کر گہرے بھورے رنگ کی پالش شدہ ایل شیپ میز رکھی ہوئی تھی۔ میز کے ایک کونے پر سفید گلدان میں سیاہ اور سفید گلاب سجے ہوئے تھے۔ اس کے عقب میں رکھی ایگزیکٹو چیئر اور قریب موجود کوٹ اسٹینڈ ماحول میں ایک باوقار سنجیدگی پیدا کر رہے تھے۔ چھت میں نصب زرد روشنیوں کی مدھم چمک دفتر کو شاہانہ انداز بخش رہی تھی۔

ہیٹر کی خوشگوار حدت نے سرد موسم کے اثرات کو مکمل طور پر ختم کر دیا تھا۔ شیشے کی بڑی کھڑکیاں بند تھیں اور ان کے اطراف سیاہ پردے نہایت ترتیب سے لٹک رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صوفے پر بیٹھا برہان ابراہیم خان حسبِ معمول بے حد پُروقار دکھائی دے رہا تھا۔ کریم رنگ کی پینٹ اور ہلکے رنگ کے سویٹر کے اندر سے جھانکتے سفید کالر اس کی شخصیت میں مزید نفاست پیدا کر رہے تھے۔ کمر پر بندھی سفید بیلٹ پر نمایاں برانڈ کا لوگو اور پاؤں میں پہنے مہنگے سفید بوٹس اس کے اولڈ منی انداز کی عکاسی کر رہے تھے۔ کلائی پر بندھی ونٹیج گھڑی شام کے سات بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔

تاہم اس کی اصل کشش اس کے لباس میں نہیں، بلکہ اس کی شخصیت میں تھی۔

گہری سیاہ آنکھیں، گھنی بھنویں، لمبی پلکیں اور متناسب نقوش اسے غیر معمولی وجاہت عطا کرتے تھے۔ شہر کی نامور ماڈلز اور اداکارائیں اس کی ایک جھلک کی خواہش مند تھیں، مگر وہ ان سب چیزوں سے بے نیاز دکھائی دیتا تھا۔ گویا اس کی زندگی میں کام کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش ہی نہ ہو۔

اس وقت بھی اس کی تمام تر توجہ اپنے سامنے بیٹھی لڑکی پر مرکوز تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہلکے آسمانی رنگ کے سعودی عبائے، سفید حجاب اور نقاب میں ملبوس وہ لڑکی نہایت سنجیدہ انداز میں اس کی بات سن رہی تھی۔ کلائی پر سنہری گھڑی اور پاؤں میں سفید بلاک ہیلز اس کی سادہ مگر نفیس شخصیت کی عکاسی کر رہی تھیں۔

"کیا آپ اس ڈیزائن کو مزید بہتر انداز میں تیار کر سکتی ہیں؟ آپ نے بتایا تھا کہ آپ آرکیٹیکچرل ڈرائنگ میں مہارت رکھتی ہیں۔"

برہان نے اپنی مخصوص سنجیدہ آواز میں پوچھا۔

"جی، کر سکتی ہوں۔" اس نے فائل کا جائزہ لیتے ہوئے جواب دیا۔ "اس عمارت کے ڈیزائن میں صرف پارکنگ ایریا اور چند جدید آرکیٹیکچرل عناصر کی کمی ہے۔ میں ان پر کام کر سکتی ہوں، البتہ کچھ وقت درکار ہو گا۔ ان شاءاللہ کل تک ڈیزائن تیار ہو جائے گا۔"

"بہت اچھا۔ پھر کل یہ لازماً مجھے دے دیجیے گا۔ یہ منصوبہ جلد از جلد مالک تک پہنچانا ضروری ہے۔"

برہان نے کہتے ہوئے اپنا رخ میز کی جانب موڑ لیا۔ وہ اپنی چیئر پر بیٹھا، لیپ ٹاپ کھولا اور نامکمل دستاویز پر دوبارہ کام شروع کر دیا۔

وہ خاموشی سے اٹھی اور دفتر کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

آج شہناز بنگش چھٹی پر تھی، اس لیے تمام ذمہ داری اسے خود نبھانی پڑ رہی تھی۔ اس نے ہلکی سی تھکی ہوئی سانس خارج کی۔ اسے اس کمپنی میں کام کرتے ہوئے تقریباً ایک ماہ مکمل ہونے کو تھا، اور اگلے مہینے کی چھ تاریخ کو اسے اپنی پہلی تنخواہ ملنے والی تھی۔

دفتر سے نکلنے سے قبل اس نے ایک نظر پلٹ کر اندر دیکھا۔

کمپنی کے سی ای او، برہان ابراہیم خان، حسبِ معمول اپنے کام میں مگن تھے۔

ویسے بھی اس کا سامنا ان سے بہت کم ہی ہوتا تھا۔

****

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دفتر سے واپس آیا تو راہداری میں بچھے گہرے سرخ قالین پر خاموش قدموں سے چلتا ہوا سنگِ مرمر کی سیڑھیاں چڑھ گیا۔اوپر کی راہداری حسبِ معمول خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی۔وہ چلتے چلتے آخری کمرے کے سامنے رکا، جیب سے چابی نکالی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر دیوار پر لگا سوئچ آن کیا تو چھت میں نصب لائٹس سے پھوٹتی زرد روشنی پورے کمرے میں پھیل گئی۔اس نے اپنے بازو پر پڑا سیاہ کوٹ اتار کر بستر پر ڈال دیا، کلائی سے گھڑی اور کف لنکس اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے اور ایک لمحے کے لیے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سیاہ پینٹ کے ساتھ سفید ڈریس شرٹ اس کے مضبوط وجود پر جچ رہی تھی۔کالر کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے اور سرخ ٹائی کی گرہ ڈھیلی پڑ چکی تھی۔سیاہ بال بے ترتیبی سے پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ تیز و تراشیدہ نقوش والے چہرے پر دن بھر کی تھکن کی ہلکی سی پرچھائیں دکھائی دے رہی تھی۔

وہ خاموشی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

اس کا کمرہ اس کی شخصیت کی طرح سادہ مگر پر شکوہ تھا۔ سیاہ اور سفید رنگوں کے حسین امتزاج نے اسے ایک منفرد وقار بخش رکھا تھا۔ دائیں اور بائیں دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں جن پر سفید فریموں میں آویزاں تصاویر نمایاں تھیں۔ درمیان میں رکھا کنگ سائز بیڈ نفاست کی علامت تھا، جس کا خوبصورت سیاہ ہیڈ بورڈ دیوار کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔

بیڈ کے عقب کی دیوار سفید تھی جس پر ایک بڑی سی سیاہ BMW کی تصویر آویزاں تھی۔ سامنے والی سفید دیوار پر سیاہ فریموں میں مختلف انگریزی اقوال تحریر تھے۔ ایک کونے میں سیاہ رنگ کی اسٹڈی ٹیبل رکھی تھی، جس کے اوپر نصب بُک شیلف میں بے شمار کتابیں انتہائی ترتیب سے سجی ہوئی تھیں۔

یہ کمرہ محض ایک کمرہ نہیں تھا بلکہ اس کے مزاج کا عکس تھا۔

اسے زندگی میں صرف دو رنگ پسند تھے؛ سیاہ اور سفید۔

وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ ہر انسان کے اندر ایک تاریکی موجود ہوتی ہے، اور وہی تاریکی اس کا نفس ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اس پر قابو پا لیتے ہیں اور کچھ اسی کے غلام بن جاتے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آیا۔ سفید ٹراؤزر اور سفید ٹی شرٹ میں ملبوس اس کا سراپا غیر معمولی طور پر پُر وقار لگ رہا تھا۔ گیلے سیاہ بالوں سے ٹپکتے پانی کے قطرے پیشانی سے پھسلتے ہوئے اس کے چہرے پر بکھر رہے تھے۔

اس نے کندھے پر رکھے سفید تولیے سے بال خشک کیے، پھر برش کی مدد سے انہیں ترتیب دیا۔ کمرے کا ہیٹر آن کرنے کے بعد وہ سکون سے بستر پر دراز ہو گیا۔

آنکھیں بند کیے ابھی بمشکل پانچ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک موبائل فون سے پیغام موصول ہونے کی آواز ابھری اور خاموشی کو چیر گئی۔

اس نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا۔

واٹس ایپ پر ایک نامعلوم نمبر سے پیغام آیا تھا۔

اس کی بھنویں ہلکی سی سکڑ گئیں۔دل میں انجانی تشویش نے سر اٹھایا۔چند لمحوں تک وہ اس نمبر کو دیکھتا رہا، پھر آخر کار اس نے میسج کھول لیا۔

اسکرین پر ابھرنے والے الفاظ دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں سختی اتر آئی۔

چہرے سے ساری تھکن یکسر غائب ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیغام مختصر تھا، مگر اس کے اثرات نہایت ہولناک تھے۔

کسی معصوم زندگی پر ایک بار پھر خطرہ منڈلا رہا تھا۔

کچھ درندے اپنی درندگی کی بھوک مٹانے کے لیے دوبارہ شکار کی تلاش میں نکل چکے تھے...

اور شاید اس بار وقت بہت کم تھا۔

******

دی گرینڈ کیفے سے نکلنے کے بعد اس نے کافی کا بل ادا کیا اور باہر آ گئی۔ شام کے سائے گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ اپنے کرائے کے گھر جانے کے لیے اس نے ایک ٹیکسی بک کی، کیونکہ اس کا گھر وہاں سے تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت پر واقع تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سڑک کے کنارے رکھے سیاہ لوہے کے بینچ پر جا بیٹھی۔ آج وہ سیاہ کورڈ سیٹ کے اوپر سفید لانگ کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ آسمان سے ہلکی ہلکی برف باری شروع ہو چکی تھی۔

تبھی ایک سفید رنگ کی ٹیکسی آکر اس کے قریب رکی۔ وہ پچھلی نشست کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اس نے سرسری سی نظر ڈرائیونگ سیٹ پر ڈالی، جہاں سیاہ لباس میں ملبوس اور چہرے پر ماسک لگائے ایک ڈرائیور موجود تھا۔ ایک لمحے کو اسے کچھ مشکوک سا محسوس ہوا، مگر فون میں بکنگ کی تفصیلات چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹیکسی وہی تھی۔

اس نے زیادہ غور کیے بغیر اسے انگریزی زبان میں چلنے کا کہا۔ گاڑی اس کے گھر جانے والی سڑک پر رواں ہو گئی۔

چند دیر بعد اس نے کھڑکی سے باہر نظر ڈالی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ باہر کا منظر اس کے لیے اجنبی تھا۔ چاروں طرف بلند و بالا، شکستہ اور ویران عمارتیں کھڑی تھیں۔

ایک انجانے خوف نے اسے آ گھیر لیا۔

"گاڑی روکو!"

اس نے بلند آواز میں کہا، مگر گویا ڈرائیور نے سنا ہی نہ ہو۔

اس بار اس نے پوری قوت جمع کر کے دوبارہ کہا، مگر کوئی جواب نہ ملا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خوف اب اس کے وجود میں سرایت کر چکا تھا۔

چند لمحوں بعد گاڑی بے قابو ہو کر جھٹکے کھانے لگی اور ایک پرانی، ویران حویلی کے قریب جا رکی۔

لائل نے فوراً دروازہ کھولا اور پوری رفتار سے بھاگنے لگی۔

مگر وہ شخص بھی گاڑی سے نکل کر اس کے تعاقب میں دوڑ پڑا۔

ویران کھنڈرات اور سرد ہوا کے درمیان وہ جان بچانے کی کوشش میں مسلسل بھاگ رہی تھی۔
سانس پھول چکی تھی، مگر خوف اسے رکنے نہیں دے رہا تھا۔

آخر کار وہ ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

تبھی اسے اپنے قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا۔

ایک سرد دھاتی شے اس کے سر کے قریب تھی۔

سامنے کھڑے نقاب پوش شخص نے آہستہ سے اپنا ماسک نیچے کیا۔

گھپ اندھیرے میں صرف اس کی جھیل سی نیلی آنکھیں نمایاں تھیں۔

"اگر اس بار تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔"

اس کی سرد اور سپاٹ آواز سنائی دی۔

مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کے سامنے کھڑی پانچ فٹ سات انچ کی لڑکی ذرا بھی خوفزدہ نہیں تھی۔

اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا اور زہر آلود لہجے میں بولی،

"تم ایک بزدل اور نہایت گھٹیا انسان ہو۔ انسان بھی نہیں، ایک حیوان... جو اپنے بدلے کے لیے عورتوں کو نشانہ بناتا ہے۔"

اس کی آنکھوں میں نفرت صاف جھلک رہی تھی۔

"اگر تم واقعی مرد ہوتے تو مجھ سے نہیں، میرے بھائی سے مقابلہ کرتے۔ مگر افسوس..."

Clubb of Quality Content

وہ طنزیہ انداز میں مسکرائی۔

"تم مرد ہو ہی نہیں۔"

فضا میں ایک سرد قہقہہ گونجا۔

سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں خطرناک چمک ابھر آئی۔

اس نے غصے سے اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیے، مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ روک چکی تھی۔

"تم مجھے مار نہیں سکتے، سمجھ گئے؟"

وہ اسی جرات سے بولی۔

"جس دن تم نے میرے چہرے پر ہاتھ اٹھایا، خدا کی قسم، تمہاری لاش تک کسی کو نہیں ملے گی۔"

اس نے جھٹکے سے اپنے بال اس کی گرفت سے آزاد کروائے۔

سامنے والا شخص محض معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتا رہا۔

پھر اچانک اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔

اسے محسوس ہوا کہ اس کی پلکیں بوجھل ہو رہی ہیں۔

چند لمحوں بعد اس کا وجود بے جان سا ہو گیا۔

اور پھر اس کا بے ہوش جسم ایک لمبی سیاہ گاڑی کی پچھلی نشست پر ڈال دیا گیا۔

اگلے ہی لمحے وہ گاڑی رات کے اندھیروں میں کسی سیاہ بادل کی طرح غائب ہو چکی تھی۔

****

Clubb of Quality Content

اس کی آنکھیں ایک ایسے کمرے میں کھلیں جو سیاہی میں ڈوبا ہوا تھا۔چاروں طرف بڑے بڑے ڈبّے اور بھاری لوہے کی راڈیں بکھری پڑی تھیں۔اس نے پلکیں پوری طرح وا کیں تو محسوس ہوا کہ کمرے میں نصب ایک زرد رنگ کا نائٹ بلب بمشکل روشنی دے رہا تھا۔اس کی مدھم شعاعیں اُس وسیع ہال نما کمرے میں چند قدم سے زیادہ آگے نہ بڑھ پاتی تھیں۔

اس کے پاؤں گرد آلود سفید بوٹس میں مقید تھے، جبکہ لباس مٹی اور گرد سے اٹا ہوا تھا۔ ہاتھ پشت کے پیچھے زنجیروں سے جکڑے گئے تھے اور پاؤں میں بھی بھاری بیڑیاں پڑی تھیں۔ منہ پر چپکی ہوئی ٹیپ سانس لینا دشوار کر رہی تھی۔ الجھے ہوئے بالوں کی چند لٹیں اس کے زخموں اور مٹی سے اٹے چہرے کے گرد بکھری ہوئی تھیں۔

اچانک زنگ آلود لوہے کے دروازے کے کھلنے کی کرخت آواز فضا میں گونجی۔

اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے سے ایک دراز قد، چوڑے کندھوں اور کسرتی بدن والا شخص اندر داخل ہوا۔ سیاہ لباس اور سیاہ ماسک میں ملبوس وہ شخص دھیمے قدموں سے اس کی جانب بڑھا، ایک لکڑی کی کرسی کھینچی اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

اگلے ہی لمحے اس نے جھٹکے سے اس کے ہونٹوں پر لگی ٹیپ اتار دی۔

وہ درد کی ٹیس پر بے اختیار آنکھیں بھینچ گئی۔

"جانتی ہو،" وہ ہلکے مگر عجیب لہجے میں بولا، "تم مجھے بچپن سے پسند تھیں۔ میں تم سے محبت کرتا تھا۔ جب تم چھ سال کی تھیں، میں بارہ سال کا تھا۔ میں نے تمہیں پہلی بار اپنے یومِ ولادت کی تقریب میں دیکھا تھا۔"

وہ چند لمحے خاموش رہا، پھر اس کی آواز میں تلخی اتر آئی۔

"مگر افسوس... تمہارے بھائی کو میری یہ محبت پسند نہ آئی۔ اس نے میرے ماں باپ کو بے دردی سے قتل کر دیا۔ اسے اتنا بھی رحم نہ آیا کہ میرے والد اس کے سگے چچا تھے۔"

اس کی مٹھی بے اختیار بھنچ گئی۔

"اُس دن کے بعد میری محبت نفرت میں بدل گئی۔ ایسی نفرت... جس نے میری زندگی جلا کر راکھ کر دی۔"

وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کے چہرے پر جھولتی ایک لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔

"خیر، گھبراؤ مت۔ میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ تم صرف ایک مہرہ ہو۔ اصل مجرم تمہارا بھائی ہے۔"

اس کی آواز خطرناک حد تک پر سکون تھی۔

"وہ خود تمہاری تلاش میں یہاں آئے گا، اور جب وہ آئے گا... تو تم دونوں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔"

اس کی بات ختم ہوئی تو کمرے میں ایک پراسرار خاموشی چھا گئی۔

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی، مگر اس کے چہرے پر خوف کے بجائے عجیب سی سنجیدگی تھی۔ گویا وہ اس کی ہر بات ذہن میں محفوظ کر رہی ہو۔

شاید وہ ڈری ہوئی تھی...

یا شاید وہ کوئی منصوبہ بنا رہی تھی۔

"ویسے،" وہ دوبارہ بولا، "میں تمہارے بھائی جیسا بے رحم نہیں ہوں۔"

Clubb of Quality Content

اس کے لہجے میں طنزیہ نرمی در آئی۔

"میں نے تمہارے لیے کھانا منگوایا ہے۔ تمہارے پسندیدہ فرائز، پیزا برگر...اور ہاں، تمہاری پسندیدہ کیفے لاٹے بھی۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"دیکھا؟ مجھے آج تک یاد ہے کہ تمہیں کیا پسند ہے۔"

پھر وہ ذرا جھکا۔

"البتہ ایک مسئلہ ہے۔ تمہیں میرے ہاتھوں سے کھانا پڑے گا۔ میں اپنے چہرے پر ایک خراش بھی برداشت نہیں کر سکتا، اس لیے کوئی رسک نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند منٹ بعد دروازہ دوبارہ کھلا۔

ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی اندر آیا، اس کے ہاتھوں میں خاکی رنگ کے شاپرز تھے۔ اس نے خاموشی سے وہ شاپرز ماسک پوش شخص کے حوالے کیے اور فوراً واپس چلا گیا۔

اس نے ایک برگر نکالا، ریپر کھولا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔

اس نے خاموشی سے ایک نوالہ لیا۔

آج اس قید کا دوسرا دن تھا۔

کل سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا، سوائے چند گھونٹ پانی کے۔

وہ مزاحمت کر سکتی تھی...

مگر اس نے نہیں کی۔

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بعض اوقات زندہ رہنے کے لیے وقتی طور پر جھکنا پڑتا ہے۔

اور وہ زندہ رہنا چاہتی تھی۔

صرف زندہ ہی نہیں...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلکہ جیتنا چاہتی تھی۔

اس نے برگر اور چند فرائز کھائے، پھر پانی پیا۔

جب اس نے کیفے لاٹے اس کے قریب کی تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اب بھوک نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آواز کمزور مگر مضبوط تھی۔

"آپ ہی پی لیجیے۔"

یہ کہہ کر اس نے سر دیوار سے ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

مسلسل بھوک، تھکن اور ذہنی اذیت نے اس کی قوت نچوڑ لی تھی۔اب جب معدے میں چند لقمے اترے تھے تو جسم کچھ سکون محسوس کر رہا تھا۔

کرسی پر بیٹھا شخص کافی کا کپ قریب رکھی چھوٹی میز پر رکھ کر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

وقت گزرتا گیا۔

اور جب اس کی سانسیں نیند کی گہرائیوں میں اترنے لگیں تو وہ آہستگی سے اٹھا۔

Clubb of Quality Content

اپنی سیاہ جیکٹ اتار کر اس کے کندھوں پر ڈال دی۔

پھر چند لمحوں تک اسے خاموش نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

وہ چاہے کتنا ہی سنگ دل، ظالم اور بے رحم کیوں نہ ہو،اس ایک عورت کے سامنے ہمیشہ کمزور پڑ جاتا تھا۔

وہ دل جو دنیا والوں کے لیے پتھر بن چکا تھا، اس کے لیے اب بھی دھڑکتا تھا۔

اور شاید یہی اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔

******

"جاری ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842